یوگنڈا (مشرقی افریقہ) میں مکرم
اکٹر ایل ڈی دین صاحب اور مکرم
مولوی جلال الدین صاحب قمر ،
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ
کی طرف سے پوپ پال ششم کو
قرآن مجید کا تحفہ پیش کر رہے
ہیں -

On behalf of Hazrat Khalifatu
Masih III, Dr. L.D. Ahmad an
Maulana Jalalud Din Qama
presenting a copy of the Ho
Quran (English Translation)
Pope Paul VI during his visit
Uganda recently.

مکرم مرزا محمد ادریس صاحب۔
آپ ۲۲ جولائی کو ربوہ سے انڈونیشیا
کے لئے روانہ ہوئے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Mirza Mohammad Idris,
left for Indonesia on
22nd of July 1969.

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

شعبان ۱۳۸۹
اخاء ۱۳۴۸
اکتوبر ۱۹۶۹

ایڈیٹر
نسیم سیفی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

اشاعت اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

اخاء ۱۳۴۸ ہش

(اکتوبر ۱۹۶۹ء)

(ایڈیٹر)

نسیم سیفی

سالانہ چندہ: دو روپے؛ فی پرچہ: بیس پیسے

۱۔ خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔

۲۔ پرچہ نہ ملنے کی اطلاع ہر ماہ کی بیس تاریخ تک بھجوانے سے پرچہ دوبارہ بھیجا جا سکتا ہے۔

۳۔ چندہ اپنی جماعت میں دیگر چندوں کے ساتھ ادا کیا جا سکتا ہے۔ البتہ ہمیں اطلاع ضرور دیں کہ ادائیگی کر دی گئی ہے۔

۴۔ جملہ خط و کتابت بنام مینجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے۔

پبلشر:۔ عبداللطیف خان

مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

تاریخِ اشاعت:۔ ہر ماہ کی پانچ تاریخ۔

طالبِ دُعا:۔ نورالدین خوشنویس ربوہ

ترتیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

• سنگِ میل	(اداریہ)	۲
• رباط کانفرنس کے نام		۴
• چند لمحے مبلغ مشرقی افریقہ کے ساتھ		۵
• یوگنڈا میں اسلام کی ابتدا		۱۱
• فنکار	(نظم)	۱۴
• بات کہتا ہوں کام کی لوگو!	(نظم)	۱۵
• جس میں کبر و غرور ہوتا ہے	(نظم)	۱۵
• حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ و وکیل التبشیر کے دورۂ ایران، ترکی اور یوگوسلاویہ سے مراجعت کے موقعہ پر	(نظم)	۱۶
• مبلغینِ اسلام کی آمد و روانگی		۱۷
• کاروانِ اسلام (تحریک جدید کی خبریں)		۱۸
• ایڈیٹر کے نام		۲۲
• اشتہارات		۲۲ تا ۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۵ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۱۰

اخبار ۱۳۰۰۴۸۵

(اکتوبر ۱۹۶۹ء)

اداریہ

سنگِ میل

جب یہ شمارہ قارئین کے ہاتھوں میں پہنچے گا اُسوقت تک مسلمان ممالک کی رباط میں منعقد ہونیوالی کانفرنس ختم ہو چکی ہوگی۔ مسلمانانِ عالم کی زندگی اور انکی بہبود کے سلسلہ میں نہایت اہم فیصلے کئے جا چکے ہوں گے اور غالباً ان فیصلوں میں سے کئی ایک پر عملدرآمد بھی شروع کیا جا چکا ہوگا اس لئے بظاہر اس کانفرنس کے متعلق ہمارا ان کالموں میں کچھ کہنا چنداں سُود مند نہیں ہو سکتا لیکن اِس بات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے کہ یہ کانفرنس اگر خدا نے چاہا تو ان تمام کانفرنسوں کا پیش خیمہ ثابت ہوگی جو آئندہ اتحادِ عالمِ اسلامی کے سلسلہ میں کی جائیں گی اور یہ کانفرنس اپنی ذات میں اوّل و آخر حرف نہیں سمجھا جا سکتا بلکہ ایک لحاظ سے کاروانِ اسلام کے سیاسی رہگذر پر ایک اہم سنگِ میل ہے۔ ہم کانفرنس کے ذکر کا سہارا لیکر بعض باتوں کی طرف تمام مسلمان بھائیوں کی توجہ کو مبذول کرانا چاہتے ہیں۔

پہلی بات ——— اور سب سے اہم بات ——— تو یہ ہے کہ اگرچہ اِسوقت ہمارے سامنے مسجد اقصیٰ میں آتش زنی کا معاملہ ہے اور اِس کو فوری نوعیت کا حامل کہا جا سکتا ہے لیکن ہمارا فرض ہے کہ ہم یہودی عزائم کی دُور رس تباہ کاریوں کے امکانات کو ہرگز نظر انداز نہ کریں۔ ہم جو قدم بھی اُٹھائیں وہ فوری نوعیت کے معاملات کے حل کے ساتھ ساتھ مستقبل بعید تک ہماری وسعتِ نظر کا ثبوت دے اور جن خطرات کا آج سے کئی سال بعد پیش آنے کا امکان ہو سکتا ہے ان کے سر بھی ابھی سے کچلنے شروع کر دیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۴۸ء میں ایک مضمون رقم فرمایا تھا جس میں حضورؓ نے فرمایا تھا۔

"سوال فلسطین کا نہیں سوال مدینہ کا ہے۔ سوال یروشلم کا نہیں سوال خود مکہ مکرمہ کا ہے سوال زید اور بکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا نہیں سوال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا ہے۔"

اس میں کچھ شک نہیں کہ فلسطین کا ہاتھ سے نکل جانا بھی کسی مسلم کو گوارا نہیں لیکن اگر فلسطین ہم سے چھن جانے کے بعد اعدائے دینِ محمد مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی طرف میلی آنکھوں سے دیکھیں اور بلا واسطہ ہمارے آقا و مولا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر اپنے ناپاک ہاتھ اُٹھائیں تو کون مسلمان ہے جو ایک لمحہ کے لئے بھی اِس دُنیا میں زندہ رہنا گوارا کریگا۔ ہمارے بڑے اور ہمارے چھوٹے، ہمارے مرد اور ہماری عورتیں اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے لیکن اپنی جان سے زیادہ عزیز اپنے آقا و مولا کی طرف کوئی ترچھی نظر نہ اُٹھنے دیں گے۔ پس ہمارے تمام فیصلے اور ہمارے تمام اقدامات اِس بات کو مدِنظر رکھ کر کئے جانے چاہئیں کہ سوال آج کا نہیں بلکہ کل کا ہے۔ سوال صرف یروشلم اور مسجد اقصیٰ کا نہیں بلکہ سوال مکہ اور مدینہ کا بھی ہے۔

دوسری بات جس کی طرف ہم توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ وقت آن پہنچا ہے کہ تمام مسلمانانِ عالم اپنے فروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر ایک ایسا متحدہ محاذ پیش کریں کہ یہ محاذ سیسہ پلائی دیوار بن جائے اور اس میں کبھی اور کسی صورت میں شگاف نہ آنے پائے۔ یہ بات کچھ مشکل نہیں۔ ہمارا خدا ایک، ہمارا رسول ایک، ہماری کتاب ایک تو پھر ہم ایک کیوں نہیں ہو سکتے؟ لیکن ہمارا ایک ہونا صرف قراردادوں تک ہرگز محدود نہ رہ جائے بلکہ سب سیاسی اور اقتصادی حدود کو پھلانگ کر ہم ایک ہو جائیں۔ ایک کی خوشی سب کی خوشی بن جائے اور ایک کا غم سب کا غم۔ اِس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:۔

"آج ریزولیوشنوں سے کام نہیں ہو سکتا آج قربانیوں سے کام ہوگا۔ اگر پاکستان کے مسلمان واقعہ میں کچھ کرنا چاہتے ہیں تو اپنی حکومت کو توجہ دلائیں کہ ہماری جائدادوں کا کم سے کم ایک فیصدی حصہ اِس وقت لے لے۔ ایک فیصدی سے بھی پاکستان کم سے کم ایک ارب روپیہ اس غرض کے لئے جمع کر سکتا ہے اور ایک ارب روپیہ سے اسلام کی موجودہ مشکلات کا بہت کچھ حل ہو سکتا ہے۔"

وقت آن پہنچا ہے کہ یہ بات صرف پاکستان تک محدود نہ رکھی جائے بلکہ ساری دُنیا کے مسلمان اپنی اپنی جائداد کا ایک فیصدی حصہ قربان کریں۔ اس سے نہ صرف اتحاد پر یقین اور ایمان پیدا ہوگا بلکہ ٹھوس کام کے ذرائع میسر آجائیں گے۔

تیسری بات جو ہم اپنے قارئینِ کرام کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں یہ ہے کہ یہ دُعاؤں کا وقت ہے۔ خدا جانے یہ وقت کتنا لمبا ہو جائے لیکن وقت لمبا ہو یا جلد ختم ہو جائے ہمیں دُعاؤں میں لگ جانا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ خود ہی ایسے سامان مہیا فرمائے کہ مسلمانانِ عالم متحد ہو جائیں اور پھر متحد رہیں اور اُن کے لئے ان کے پاس ذرائع ان کی ضروریات سے زیادہ نہیں تو کم تو کسی طرح نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی دُعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشے اور ہمیں اسلام کی وہی عزت و عظمت قائم کرنے کی توفیق عطا کرے جو قرونِ اولیٰ میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُسے ملی تھی۔ آمین اللّٰھم آمین +

رباط کانفرنس کے نام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ـــــ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر نے رباط کانفرنس کی کامیابی کی دُعا کرتے ہوئے کانفرنس میں شرکت کرنے والے تمام ممالک پر زور دیا کہ یہ وقت عمل اور قربانی کا ہے۔ اِس نازک موقع پر تمام مُسلم ممالک کو متحد اور منظّم ہو کر یہودیوں کی ناپاک سازش کا مُنہ توڑ جواب دینا چاہیئے۔ صدرِ پاکستان آغا جنرل محمد یحییٰ خان اور مراکش کے صدر شاہ حسن ثانی کے نام ایک تار میں صاحبزادہ صاحب موصوف نے کہا ہے کہ اِس وقت صرف فلسطین ہی معرضِ خطر میں نہیں بلکہ اصل سوال تو مکّہ اور مدینہ کا ہے کیونکہ یہودیوں کی ناپاک نظریں ان مقاماتِ مقدسہ کی طرف اُٹھ رہی ہیں۔ اِس وقت کسی زید یا بکر کی عزّت کا سوال نہیں یہ تو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت و حُرمت کی پاسبانی کا سوال ہے۔ آپ نے مزید کہا ہے کہ خدا کا شُکر ہے کہ آج عربوں میں اتّفاق و اتّحاد ہے لیکن اِس نازک مرحلہ پر جبکہ دشمن اپنی ساری طاقت کو مجتمع کر رہا ہے کیا سارے مسلمان آپس میں مکمّل اتّحاد پیدا نہیں کریں گے؟ آپ نے تجویز پیش کی ہے کہ تمام اسلامی ممالک کو اپنی آمدنی کا ایک حصّہ مقاماتِ مقدسہ کے دفاع کی خاطر وقف کرنا چاہیئے اور ایک مشترکہ فوجی کمان قائم کرنی چاہیئے۔ اپنے پیغام کے آخر میں صاحبزادہ صاحب نے کہا ہے کہ قرآنی پیشگوئیوں کے مطابق انشاء اللہ مسلمان ہی غلبہ حاصل کریں گے اور یہود اپنے ناپاک عزائم میں خائب و خاسر رہیں گے۔ آپ نے دُعا کی کہ خدا تعالیٰ اِس کانفرنس کے شرکاء کو صحیح اور نتیجہ خیز فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین +

چند لمحے مبلغ مشرقی افریقہ کے ساتھ

(یہ مضمون ہفت روزہ لاہور دسمبر ۱۹۶۸ء میں شائع ہو چکا ہے۔)

کُل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ (ربوہ) دیکھنے گئے تو جہاں اور متعدد دینداروں صاحبِ دل بزرگوں سے ملاقات ہوئی مرگودھا اور لاہور کی سڑک سے کوئی ڈیڑھ سو گز اندر شہر کی طرف "فضل عمر فاؤنڈیشن" نامی دفتر میں ایک ایسے جوان بزرگ سے گفتگو کا موقع بھی ملا جس کا نقش اب تک قلب و ذہن پر جُوں کا تُوں مرتسم ہے۔

چھ فٹ کے لگ بھگ قد۔ کُرتہ، شلوار اور اچکن۔ سر پر شہدی لونگی مزاج کے نستعلیق پن کی آئینہ دار۔ متشرع و جیہہ کتابی چہرہ۔ صدق و حیا کے باعث آنکھوں کے پپوٹے بوجھل۔ نیاز آفریں آنکھیں، ہنستے لب گفتگو میں شیرینی اور تکلّم میں عجز و انکسار اور مُبارک احمد نام۔

گفتگو شروع ہوئی تو یہ مبارک راز آشکار ہُوا کہ یہ جوان زعنا نومبر ۱۹۳۴ء سے اپریل ۱۹۶۲ء تک مشرقی افریقہ، کینیا، یوگنڈا اور تنزانیہ میں مصروفِ اعلائے کلمۃ الحق رہا ہے۔ سُبحان اللہ مُبارک نام، مبارک کام۔ گویا رُبع صدی سے زائد عمر کا حصّہ اس مصرف میں گزار دیا۔ جسے برخود غلط دماغ "توہینِ جوانی" اور اللہ والے "شیوۂ پیغمبراں" قرار دیتے ہیں۔

سیمی فائینل کے مقابلے شروع ہونے والے تھے۔ میرے ساتھی دفتر پر طائرانہ نظر ڈالنے کے بعد جلد کھیل کے میدان کی طرف جانے کے لئے پُر تول رہے تھے کہ میرے دل نے مجھ سے سرگوشی کی ——

"—— میرا بال تو اب اسی باسکٹ میں رہے گا ——" پھر خیال آیا —— کہیں مَیں اپنے معزز میزبان پر بار نہ ہو جاؤں —— لہٰذا عرض کیا —— "کیا آپ سیمی فائینل مقابلے دیکھنے کے لئے تشریف لیجائینگے؟" —— جواب ملا۔ "مجھے چنداں دلچسپی تو نہیں لیکن بہرحال آپ کی خواہش کا احترام تو منظور ہوگا" —— "پھر میری خواہش تو یہ ہے کہ مَیں آپ سے آپ کی زندگی کے ان مبارک ۲۸ سالوں کی سرگزشت قدرے تفصیل سے سُنوں!" ——

"زہے نصیب" —— وہ یہ کہتے ہی باہر تشریف لے گئے اور بہت جلد اپنے کسی نائب سے چائے کا اہتمام کرنے کے لئے کہہ کر جلد ہی اپنی کُرسی پر آ بیٹھے —— اور میرے ہونٹ خود بخود کھُل گئے۔

"مبارک صاحب! آپ سے مل کر روحانی مسرت ہوئی۔ کاش مَیں آپ کے اُن والدین کی زیارت بھی کر سکتا جنہوں نے اپنا پہلوٹی کا فرزند تبلیغِ دینِ محمدؐ کے لئے وقف کیا اور اس عشق میں ۲۸ سال تک اس کی مفارقت کو

بشاشتِ قلبی کے ساتھ برداشت کیا۔ برادرم! جب آپ اپنے امام کے حکم سے ان ملکوں میں پہنچے آپ سے پہلے وہاں آپ کی جماعت ہی کے اور کتنے مبلغ کام کر رہے تھے؟"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جواب:۔ کوئی نہیں۔ یہ مشن قائم کرنے کی سعادت اس عاجز ہی کو نصیب ہوئی۔ اور ۱۹۶۷ء تک تو میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں اکیلا ہی یہ خدمت بجا لاتا رہا۔ گو اب خدا کے فضل سے تبلیغ اسلام کا پودا خوب پھل پھول چکا ہے۔ کوئی ایک درجن کے لگ بھگ تو پاکستانی مبلغ مشرقی افریقہ کے تین علاقوں (کینیا، یوگنڈا اور تنزانیہ) میں کام کر رہے ہیں اور دو درجن سے زائد افریقی مبلغین ان کے پہلو بہ پہلو اشاعت و تبلیغِ اسلام میں مصروف ہیں۔"

س:۔ "وہاں تبلیغ کرنے کا طریق کیا ہے؟"

ج:۔ دیہات و قصبات کے دورے کرنا۔ لیکچر دینا۔ افریقن عوام سے براہِ راست رابطہ قائم کرنا۔ افریقن چیفس کی مجلسوں میں شریک ہو کر انہیں اسلام کی تعلیم اور برکات سے آگاہ کرنا۔ پادریوں سے گفتگو کرنا۔ اُن کے سوالات کے جواب دینا ــــ پھر مناظرے بھی ہوتے ہیں ــــ جن ملکی اخبارات اور رسائل میں آنحضرت نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حیاتِ طیبہ یا قرآن کریم پر نکتہ چینی ہوتی ہے اُنکے جواب دیئے جاتے ہیں۔ اور اگر وہ اخبارات ان جوابات کو شائع نہ کریں تو انہیں پمفلٹس کی صورت میں شائع کر کے عوام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ نیز افریقی معززین تک اسلامی کتب اور اسلامی لٹریچر پہنچاتا۔ اس کے علاوہ ملک کے مختلف حصوں میں مقامی زبانوں میں قرآن کریم اور احادیث کے درس و تدریس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔"

س:۔ "وہاں کونسی زبان سب سے زیادہ بولی جاتی ہے؟"

ج:۔ "سواحیلی۔ جسے سرکاری زبان کا مرتبہ حاصل ہے۔ زیادہ تر تبلیغی لٹریچر بھی اسی زبان میں شائع کیا جاتا ہے۔ خاکسار نے وہاں جاتے ہی ایک پمفلٹ نما چھوٹا رسالہ MAPENZI YA MUNGU نامی شائع کرنا شروع کیا تھا۔ جو اب تک گزشتہ ۲۶ سال سے بغیر کسی ناغے کے شائع ہو رہا ہے۔ اب تو خیر بڑے وقیع جہازی سائز میں شائع ہوتا ہے۔"

س:۔ "کیا انگریزی زبان میں بھی کوئی اخبار نکلتا ہے؟"

ج:۔ "ہاں۔ "ایسٹ افریقن ٹائمز" کے نام سے انگریزی زبان کا بھی ایک جریدہ شائع ہوتا ہے۔ ان دونوں اخباروں کی جنوبی افریقہ میں بھی کافی کھپت ہے۔ ان دونوں کی حیثیت بھی عیسائیت کے مقابلہ میں ننگی تلواروں کی سی ہے۔"

س:۔ "کیا آپ سواحیلی زبان میں شائع کئے جانیوالے بنیادی اسلامی لٹریچر میں سے کسی تصنیف کا تعارف کرانا مناسب سمجھیں گے جس کے بعد آپ کی نگاہ میں بنیادی اسلامی لٹریچر کی تعریف سمجھ میں آسکے؟"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ج :- "ایک مسلمان کے لئے قرآنِ کریم سے بڑھ کر اور بنیادی لٹریچر کون سا ہو سکتا ہے - مَیں جب وہاں پہنچا تو میرے قلب و رُوح نے ایک عجیب کرب محسوس کیا۔ عیسائیوں نے اپنے اقتدار کے بَل پر اسلام اور حضور نبی کریمؐ کی حیاتِ مقدسہ کے بارے میں عجیب و غریب قسم کی غلط باتیں پھیلا رکھی تھیں۔ میرے ذہن نے اس کا ایک ہی علاج سوچا کہ جس طور بھی ممکن ہو قرآن کریم کا سواحیلی زبان میں ترجمہ شائع کیا جائے جس کے ساتھ مختصر تفسیری نوٹ بھی ہوں۔ ریت کے یہ گھروندے آپ ہی آپ ڈھے جائیں گے الحمد للہ کہ میرے خدا نے اِس عاجز کو یہ سعادت بھی بخشی اور ۱۹۵۳ء میں گیارہ سَو صفحات پر مشتمل قرآن کریم کا ترجمہ و تفسیری نوٹ مومتن دو لاکھ شلنگ کے صَرفے سے طبع ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی فروغ و اشاعتِ اسلام کی راہیں وسیع ہو گئیں۔ عیسائیوں کا تار و پود بکھر گیا اور انہیں اِس بات کا یقین ہو گیا کہ اب زیادہ دیر تک لوگوں کو ہم تزویر میں مقید نہیں رکھا جا سکے گا۔ یہ مقدس تحفہ ملک کے معززین کی خدمت میں پہنچایا گیا۔ پہلا ایڈیشن دس ہزار کا تھا — بعض افریقن لیڈروں نے اسے نہ صرف خوشگوار نظروں سے وصول کیا۔ اسے ایک دفعہ نہیں تین تین دفعہ پڑھا۔"

س :- "ان افریقن لیڈروں میں سے کسی کا نام اگر آپ کو یاد ہو تو ....؟"

ج :- مثلاً مسٹر جومو کنیاٹا۔ جو آج برسرِ اقتدار مملکت ہیں۔ وہ اُن دنوں نظر بند تھے۔ قید و بند میں انہیں مقدس صحیفے کے بغور مطالعہ کی فرصت مل گئی۔ جب وہ رِہا ہوئے تو انہوں نے اپنی تقاریر میں ایک دفعہ نہیں متعدد دفعہ اللہ تعالیٰ کے اِس کلام کا ذکر کیا — پھر مَیں نے انہیں حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیرتِ مقدسہ پر تالیف دی۔ وہ دیکھتے ہی تڑپ کر بولے — آپ نے یہ کتاب دیکر مجھ پر احسان کیا ہے۔ مَیں اس عظیم انسان کو پڑھنے کا ایک عرصے سے شائق تھا" — اور اُن کی طبیعت پر اسلام اور قرآن کریم کے نیک تاثر کا اندازہ اس ایک بات ہی سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب وہ اپنے عہدۂ جلیلہ کا حلف اٹھانے گئے تو ان کے ایک ہاتھ میں قرآن کریم بھی تھا۔ اس ترجمہ اور تفسیری نوٹوں کے بعد نسلوں کے دبلے ہوئے مسلمانوں کو تو گویا زبان مل گئی تھی۔ اُن میں "از سرِ نَو جرأت و جسارت پیدا ہو گئی"۔

"— برادرم آپ کی گفتگو شیریں بھی ہے گرم بھی!" — اور یہ کہتے ہی مَیں نے ایک اور استفسار لُڑھکا دیا۔

س :- "آپ کی موجودگی میں سواحیلی کے علاوہ کسی اور افریقی زبان میں بھی قرآن کریم کے تراجم شائع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئے؟"

ج :- "ہاں اس کے بعد میرے رب نے مجھے K.K. K.I. KUMBA اور KUYA LUD زبانوں میں بھی قرآن کریم کے تراجم تیار کرانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اب لوگنڈی میں بھی ترجمہ ہو رہا ہے۔ بلکہ پانچ پاروں کا تو شائع بھی ہو چکا ہے۔"

س :- "آپ لوگ وہاں نمازیں مشن ہاؤسوں ہی میں پڑھتے ہیں یا کچھ مساجد بھی تعمیر کی گئی ہیں؟"

ج :- "بھائی جان! مساجد کے بغیر تو صحیح مرکزیت پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔ اس لئے قرآن کریم کے ترجمہ کے پہلو بہ پہلو اس "مرکزیت" پر بھی شایانِ شان توجہ دی جاتی ہے۔ اب تو وہاں قریباً ہر قصبہ اور بڑے گاؤں میں مسجد ہے لیکن بڑے بڑے شہروں میں تو شاندار اور وسیع مسجدیں تعمیر ہو چکی ہیں۔ مثلاً کینیا کے دارالحکومت نیروبی (شہر) میں۔ ممباسہ میں (جو مشہور بندرگاہ ہے)۔ اسی طرح کسموں میں جو جھیل وکٹوریہ کے کنارے بڑا اہم تجارتی مرکز ہے۔ پھر تنزانیہ کے دارالحکومت دارالسلام میں۔ اسی طرح ٹبورا، کمپالہ، جنجہ اور ٹانگانیکا میں بڑی خوبصورت اور رفیع الشان مسجدیں تعمیر ہوئی ہیں جو غیر مسلموں کے لئے وجہِ کشش بھی ہیں اور مسلمانوں کے لئے تعلیم و تدریس کے مکتب سے لے کر اسمبلی تک کا کام بھی دیتی ہیں۔"

س :- "غیر مسلموں کے لئے وجہِ کشش ہونے سے آپ کی کیا مراد ہے؟"

ج :- "یہ کہ انہیں دیکھتے ہی غیر مسلموں کے سینوں میں یہ تشویش اُبھرتی ہے کہ مسلمان اپنی کھوئی ہوئی مذہبی سطوت پھر حاصل کر رہے ہیں۔ ویسے بھی عیسائی منادوں کے لئے تو ان اسلامی عبادتگاہوں نے "محسوساتی موت" کا کام دیا ہے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ نیروبی کی کرسچین کونسل آف کینیا کے جنرل سیکرٹری ریورنڈ لیوتھ میرے پاس بعض مسائل پر تبادلۂ خیالات کے لئے آئے۔ اُس وقت نماز ہو رہی تھی ــــ نماز ــــ اور نماز کے بعد مسجد کے سکون اور اس کے پٹ (ہر کہ و مہ کے لئے) وا دیکھ کر کہنے لگے ــــ "مسجد میں سادگی، مساوات اور بغیر امتیاز رنگ و نسل کے ہر شخص کا مل کر ایک صف میں کھڑے ہونا یہ وہ اُمور ہیں جن کی وجہ سے افریقن اسلام قبول کرنے اور اسلامی سوسائٹی میں داخل ہونے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔"

س :- "عیسائی منادوں کے بارے میں اسلام کے بارے میں کس قسم کی غلط فہمیاں پھیلاتے رہتے ہیں؟"

ج :- "کئی سال کی بات ہے یوگنڈا کے یونیورسٹی کالج میکریرے کے پروفیسر اور وائس پرنسپل مسٹر ٹی۔ آر۔ بیٹن نے ایک کتاب "دی ٹرائبل

افریقہ اِن ورلڈ ہسٹری ("THE TROPICAL AFRICA IN WORLD'S HISTORY") لکھی۔ یہ کتاب کولوں کے نصاب میں داخل کرائی گئی اور پڑھائی جانے لگی۔ اس کتاب میں غلامی کے بارے میں یہ بھی تحریر تھا:-

"MOHAMMAD DID NOT THINK THAT SLAVERY WAS AN EVIL"

"حضرت محمد (رسول اللہ صلعم) غلامی کو بُرا نہیں سمجھتے تھے"۔ (نعوذ باللہ)

اس کتاب کے ہاتھ لگتے ہی احمدیہ مشن کی طرف سے پروفیسر موصوف سے خط و کتابت شروع کر دی گئی اور تاریخی طور پر بڑے مدلل انداز میں حضور پُر نور کے ارشادات و تعلیمات اور نمونہ اُن کے سامنے رکھا گیا۔ حتیٰ کہ ذہن نشین کرا دیا گیا کہ اس کی قطعاً کوئی بنیاد نہیں ہے۔ الحمد للہ کہ انہوں نے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے پہلے الفاظ حذف کر کے دوسرے ایڈیشن میں خاکسار کے تجویز کردہ الفاظ شائع کئے ——— وہاں (شاید عیسائیوں کا شروع ہی سے خیال افریقہ کو دائمی طور پر غلام بنانے کا تھا) وہ اس قسم کی غلط فہمیاں پھیلاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ "کرسچین کونسل آف کینیا" کے اخبار "راک" میں بھی ایک دفعہ اسی بارے میں کچھ مضامین شائع ہوئے جس پر کچھ عرصہ تک کافی بحث ہمارے اور اُن کے درمیان اخباری کالموں میں چلتی رہی حتیٰ کہ جریدہ موصوف کے مدیر کو یہ معذرت کرتے بنی۔

"WE ENTIRELY AGREE THAT CHRISTIANS HAVE FREQUENTLY MADE IGNORANT PREJUDICED ATTACKS AND FOR THIS WE ARE DEEPLY SORRY ——"

ترجمہ "ہم اس بات کا پورے طور پر اعتراف کرتے ہیں کہ عیسائیوں نے اسلامی عقائد پر جہالت، تعصب اور غیر رواداری کے جذبات کے ساتھ نکتہ چینی اور اعتراضات کئے ہیں جس پر ہم گہرے تاسف اور ندامت کا اظہار کرتے ہیں۔"

(ROCK JANY. 1962)

اسلام کے مقابلے میں عیسائیت کی شکستوں کا ذکر کیا شروع ہوا شیخ مبارک احمد صاحب کے چہرے پر ایک عجیب قسم کا جلال اُبھر آیا۔ کہنے لگے ۱۹۶۱ء میں جب مشہورِ عالم عیسائی مناد ڈاکٹر بلی گراہم کو مشرقین اسلام کے مقابلہ میں نامرادی ہوئی اُس کا ذکر تو آپ نے یہاں پاکستان کے جرائد میں پڑھ لیا ہوگا۔ یہ ڈاکٹر بلی گراہم ہی ہیں جنہوں نے عیسائیت کی مصنوعت کا مظاہرہ کرنے کے لئے صدر آئزن ہاور کو مشرقی افریقہ کا دورہ کرنے کا مشورہ دیا تھا اور بتایا تھا کہ:-

"——— مسلمان مشرقی افریقہ میں جتنے عرصہ میں سات عیسائیوں کو مسلمان بناتے ہیں عیسائی مشنری صرف تین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبشیوں کو عیسائی بناپاتے ہیں"

رہی مشرقی افریقہ میں ان مبشرین اسلام کی اعلائے کلمۃ الحق کے بارے میں وہاں کے مسلم اکابر کی رائے تو یہ ایک رائے آنریبل عبداللہ فونڈی کیراہی کی ملاحظہ فرمالیجئے — جو آجکل "افریقن ایروینہ کارپوریشن" کے چیئرمین ہیں اور اس سے قبل ٹانگانیکا میں وزیر انصاف بھی رہ چکے ہیں' اپنے ایک اخباری بیان میں کہتے ہیں :-

"مشرقی افریقہ میں احمدیہ جماعت نے گزشتہ پچیس ۲۵ سالوں میں دو۲ جنگیں لڑی ہیں۔ ایک جنگ عیسائیوں کے ساتھ جو انتہائی دلآزار طریق پر اسلام اور حضرت بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گستاخانہ رنگ میں تابڑ توڑ حملے کر رہے تھے۔ ان مبلغین نے ان کا جرأت کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے عیسائیت کو ناقابل عمل اور ناقابل قبول ثابت کرکے پادریوں کے منہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیئے اور حمایت اسلام کا حق ادا کر دیا۔

دوسری جنگ غیر از جماعت مسلمانوں کے ساتھ جو پے در پے کفر کے فتوے لگا کر انہیں اسلام سے خارج قرار دیتے تھے مگر اس جماعت نے اپنے اخلاق، کام اور تبلیغ اسلام کے زبردست کام سے ان پر بالعموم اور مسلمانوں کے سمجھدار طبقہ پر بالخصوص یہ ثابت کر دیا کہ یہ جماعت اسلام کی پیرو اور اسلام کی سچی خدمتگذار ہے۔ میں جماعت اور اس کے مبلغین کو ان کی گزشتہ پچیس ۲۵ سالہ خدمات پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آمنہ رضؓ کے لال (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین متین کے فروغ کا ذکر چھڑ جائے اور وقت کو پر نہ لگ جائیں یہ کیونکر ممکن ہے۔ روحانی گفت و شنید کا یہ ایمان افروز سلسلہ اپنے پورے جوبن پر تھا کہ سامنے کی مسجد کے میناروں سے مؤذن کی ندا گونجی۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح

اور ہم دونوں اپنی اپنی گھڑیوں پر نظر ڈالتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے —— خدائے جلیل و قدیر کا بلاوا کانوں میں پڑ جانے کے بعد بھلا کوئی اور کام کس طرح جاری رکھا جا سکتا تھا۔

آپ کی مدت خریداری رسالہ کے لیبر پر درج ہے۔ اسے ضرور ملاحظہ فرمائیں ——!

(مینجنگ ایڈیٹر)

یوگنڈا میں اسلام کی ابتداء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم محمد شفیق صاحب قیصر مبلغ اسلام یوگنڈا)

یوگنڈا کا ملک مشرقی افریقہ کے تین ممالک کینیا، یوگنڈا اور تنزانیہ میں سے رقبہ کے لحاظ سے چھوٹا ملک ہے۔ اس ملک کا نام یوگنڈا زیادہ پرانا نام نہیں ہے۔ ۱۸۹۴ء میں جب انگریزوں نے اس ملک پر قبضہ کیا تو انہوں نے اس ملک کو یہ نام دیا۔

ابتداء میں یوگنڈا کا ملک کئی مطلق العنان ریاستوں پر مشتمل تھا۔ ان میں سے سب سے اہم اور مضبوط بوگنڈا (BUGANDA) تھی۔ یہ ریاست جھیل وکٹوریا کے ساتھ واقع ہے۔ دوسرے نمبر پر بن یورو (BANYORO) کی ریاست تھی جو بوگنڈا کے شمال میں واقع تھی۔ پھر BANYA KOLE اور BATOORO کے قبائل کی حکومتیں تھیں۔ یہ ریاستیں بوگنڈا اور بن یورو سے مغربی طرف آباد تھیں اور بوگنڈا کے انتہائی شمال میں اگولی (ACHOLI) کی ریاست تھی جسے ان دوسری ریاستوں سے دریائے نیل الگ کرتا ہے۔

یہ تمام ریاستیں خود مختار تھیں اور ان میں سے ہر ایک پوری طرح آزاد تھی۔ یہ ریاستیں اکثر آپس میں برسرِ پیکار رہتی تھیں۔

بوگنڈا کی ریاست ان سب ریاستوں سے اہم اور مضبوط ریاست تھی اور یہی وہ علاقہ ہے جہاں سب سے پہلے عرب مسلمانوں کے ذریعہ اسلام پہنچا اور اس کے بعد عیسائی مشنریوں نے بھی اسی علاقہ کو اپنی تبلیغی اغراض کے لئے منتخب کیا۔ یہی وجہ ہے کہ تمام ملک میں سب سے زیادہ تعلیم یافتہ لوگ اسی علاقہ میں ہیں اور مسلمان بھی سب سے زیادہ اسی علاقہ میں ہیں۔

بوگنڈا میں عربوں کی آمد و رفت کا سلسلہ ۱۸۴۴ء سے شروع ہوا۔

احمد بن ابراہیم پہلا عرب باشندہ تھا جس نے اپنی تجارتی اغراض و مقاصد کے پیشِ نظر انتہائی دشوار گزار جنگلات کو عبور کر کے اس ملک میں قدم رکھا۔

۱۸۴۴ء سے ۱۸۴۸ء کے عرصہ میں احمد بن ابراہیم دو مرتبہ اس علاقہ میں آیا۔ ۱۸۴۸ء میں بوگنڈا کی ریاست میں "کبا کا (بادشاہ) سونا" (KABAKA SSUUNA) نام کی حکومت تھی۔ یہ شخص بوگنڈا کا مطلق العنان فرمانروا تھا۔ اس کے معمولی سے معمولی احکام کی خلاف ورزی کی سزا سزائے موت تھی اور اس زمانہ میں سزائے موت کا مطلب یہ تھا کہ بے گناہ اور بے قصور انسانوں کی مشکیں کس کر زندہ آگ میں جلا دیا جاتا۔ ایک مرتبہ احمد بن ابراہیم کو شاہی دربار میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جانے کا موقعہ ملا، اتفاق سے اُس دن بادشاہ انتہائی غصہ کی حالت میں تھا اور اُس نے اپنی رعایا کے بہت سے بے گناہ افراد کو موت کی سزا سُنائی تھی۔ احمد بن ابراہیم کو جب اس ظلم کا علم ہوا تو اُس نے بادشاہ کے روبرو شاہی دربار میں بڑی جرأت اور دلیری سے اس سراسر ناجائز اور ظالمانہ حکم کے خلاف آواز بلند کی اور مطلق العنان جابر بادشاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:۔

"اے بادشاہ یہ یاد رکھو کہ تمہیں اور تمہاری تمام رعایا کو خدائے واحد و یگانہ نے پیدا کیا ہے اور وہی ذات ہے جس کے قبضۂ قدرت میں ہر ایک کی موت و حیات ہے۔ آپ کو کسی طرح بھی یہ حق نہیں پہنچتا کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کو بغیر کسی جُرم کے موت کے گھاٹ اُتار دیں۔ خدا کی مخلوق کو بلا وجہ قتل کرنا خدا تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔"

یوگنڈا کی تاریخ میں اِس واقعہ کی مثال نہیں ملتی کہ اِس جرأت اور بے باکی سے کسی عام انسان اور وہ بھی غیر ملکی کو یوں کھلے بندوں بادشاہ کو اس طرح مخاطب کرنے کی جرأت ہوئی ہو۔ دربار میں سناٹا چھا گیا۔ سب لوگ دم بخود تھے اور وہ اِس انتظار میں تھے کہ اب احمد بن ابراہیم کے قتل کا حکم ہوا کہ ہوا اور وہ لوگ تصور ہی تصور میں اس بے باک اور گستاخ انسان کو آگ میں جلتا دیکھ رہے تھے۔

لیکن خدا تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا، خدائے واحد و قہار کو اپنے بندے کی جرأت اور غیرت پسند آئی اور مقلب القلوب خدا نے بادشاہ کی سوئی ہوئی فطرت کو بیدار کر دیا تھا۔ بادشاہ نے چند لمحے توقف کے بعد احمد بن ابراہیم کی طرف دیکھا اور پھر اُسے مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا کہ اپنے دین کے متعلق مجھے مزید تفصیلات بتاؤ۔ اِس طرح پہلی مرتبہ اس سرزمین میں احمد بن ابراہیم کو اسلامی تعلیمات کی حقیقت واضح کرنے کا موقعہ میسّر آیا اور یوں اِس ملک میں اسلام کا آغاز ہوا۔

احمد بن ابراہیم تجارتی اغراض کے پیشِ نظر اس علاقہ میں آئے تھے، کچھ عرصہ بعد وہ واپس لوٹ گئے اور ان کی واپسی کے ساتھ ہی ان نومسلموں کی تربیت کا تھوڑا بہت سلسلہ بھی ختم ہو گیا۔ اسی اثناء میں کباسا سوناکا انتقال ہو گیا اور اس کی وفات کے بعد اس ریاست کی باگ ڈور مٹیسا اوّل (MUTEESI I) کے ہاتھ آئی۔

کباسا مٹیسا اوّل کے عہد میں بھی عرب تاجروں کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہا اور انہوں نے اپنی تجارت کے ساتھ ساتھ تبلیغ اسلام کی طرف بھی توجہ دی جس کے نتیجہ میں کباکا مٹیسا اوّل کی رعایا کے کئی سو افراد حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔ یوگنڈا کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مٹیسا اوّل کے دورِ حکومت میں عرب تاجر زنجبار سے یوگنڈا کے علاقے میں آتے رہتے تھے انہوں نے بادشاہ کو اسلامی تعلیمات کے ساتھ ساتھ عربی اور سواحیلی زبان بھی سکھائی۔ اس بادشاہ نے ایک شاہی فرمان کے ذریعہ اپنی رعایا کو یہ حکم بھی دیا تھا کہ وہ ایک دوسرے کو ملتے وقت السلام علیکم کہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کریں۔ اور اس نے بعض لوگوں کو اس حکم کی خلاف ورزی کی وجہ سے سزائیں بھی دی تھیں۔

کباکا مٹیسا اوّل کے زمانہ میں جن لوگوں نے اسلام قبول کیا وہ صحیح معنوں میں اسلامی احکام پر کاربند تھے۔ ایک مرتبہ کسی غلط فہمی کی بنا پر بادشاہ اور اس کی مسلمان رعایا کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا۔ بادشاہ اپنے رسوم و رواج پر سختی سے کاربند تھا اور مسلمان عوام رسوم و رواج کے طوق کو اُتار کر سچے دل سے اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا تھے۔ اسی دوران بعض مسلمانوں نے شاہی محل میں ذبح کردہ گوشت کے کھانے سے اِس بنا پر انکار کر دیا کہ وہ اسلامی طریق کے مطابق ذبح نہیں کیا گیا تھا۔ بوگنڈا کے مطلق العنان فرمانروا کو جب اس کا علم ہوا تو اس کے غیظ و غضب کی انتہا نہ رہی چنانچہ اس نے حکم دیا کہ تمام مسلمانوں کو گرفتار کر کے زندہ آگ میں جلا دیا جائے۔ اس حکم کے ملتے ہی کئی مسلمان عورتوں کے ساتھ زنجار بھاگ گئے اور بعض دوسرے علاقوں میں روپوش ہو گئے۔ ان میں سے ستر کے قریب افراد مٹیسا اوّل کے ظالمانہ حکم کے مطابق کمپالہ سے چھ سات میل کے فاصلہ پر NAURUNGAY کے مقام پر ۱۸۸۶ء کے قریب زندہ آگ میں جلا دیئے گئے تھے۔ اس طرح مسلمانوں نے اپنے خون کی قربانی دیکر اس ملک میں اسلام کی اشاعت کا راستہ کھول دیا۔ مسلمانوں کی شہادت کے بیس سال بعد ۱۸۸۵ء، ۱۸۸۶ء میں مٹیسا اوّل کے بیٹے کباکا موانگا دوم (KABAKA MWANGA II) کے زمانہ میں بھی مذہبی اختلاف کی بناء پر تقریباً اکتیس آدمیوں کو زندہ جلایا گیا تھا جن میں سے ۱۲ رومن کیتھولک تھے اور ۹ پروٹسٹنٹ تھے اور باقی دس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کس مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ انہیں زندہ جلائے جانے والوں کے ساتھ ہمارے مخلص احمدی بھائی زکریا کزیٹو صاحب (جنہوں نے لوگنڈا قبیلہ کی زبان لوگنڈا میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی کیا ہے) کے والد کاؤنٹی چیف عبدالعزیز بُرُوڈا کو بھی گرفتار کیا گیا تھا اور جلانے کے لئے لے جا رہے تھے لیکن خدا تعالیٰ نے ان کی رہائی کے سامان پیدا کر دیئے۔

کیتھولک شہداء کی یادگار کے طور پر پوپ پال ششم نے ۲ر اگست ۱۹۶۹ء کو ایک بڑے گرجا کا سنگِ بنیاد رکھا۔

جماعت احمدیہ نے اِس موقعہ سے تبلیغی فائدہ اُٹھایا اور پوپ پال کو ترجمہ قرآن کریم انگریزی کا تحفہ پیش کیا۔ پوپ نے نہایت پُروقار طریق پر یہ مقدس تحفہ قبول کیا اور اس موقعہ پر پہلے سے لکھی ہوئی ایک مختصر تقریر بھی کی +

آپ کی رائے

ماہنامہ تحریک جدید کے متعلق آپکی رائے اسے بہتر بنانے کے سلسلہ میں ہماری مدد کر سکتی ہے۔ پرچہ کے مدیر کو مندرجہ ذیل پتہ پر خطاب فرمائیں :-

"مدیر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ"

فنکار

مَیں ہُوں اِک فنکار

میرے ذہن کی ہر سلوٹ میں اِک دُنیا بیتاب
میری آنکھوں میں رقصندہ مستقبل کے خواب
میرے سینے کی دھڑکن جذبات کا اِک سیلاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری ہر اک بات میں ہے ماحول کی اِک جھنکار
مَیں ہُوں اِک فنکار

میرے دامن میں لوگوں کی آہوں کا طوفان
ہونٹوں کی خاموش صدا، مجبوری کا ہیجان
میں سب کا، سب میرے اپنے، واقف اور انجان
ان کے آنسو اور تبسّم ہیں میرے اشعار
مَیں ہُوں اِک فنکار

پانے والی ہر شے پا کر اپنے آپ میں کھویا
اَوروں کو بیداری بخشی خود جی بھر کر سویا
اب مَیں سوچ رہا ہوں فن میں کیا کاٹا کیا بویا
کچھ مجھ سے مسرُور رہے اور کچھ مجھ سے بیزار
مَیں ہُوں اِک فنکار

نسیم سیفی

بات کہتا ہوں کام کی لوگو!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(جناب عبدالمنان صاحب ناہید)

بات کہتا ہوں کام کی لوگو!
نہ کرو سُن کے اَن سُنی لوگو!

پھر سرِ طُور کوئی آیا تھا
تم نے دیکھی وہ روشنی لوگو!

ابنِ مریم کی آئی تھی آواز
پائی مُردوں نے زندگی لوگو!

آ گئے ہم جنوں کی منزل پر
دُور پیچھے ہے آگہی لوگو!

زندگی چیز کیا ہے اِس رہ میں
زندگی زندگی سہی لوگو!

موردِ طعن ہو گئی ناحق
ہم نے جو بات بھی کہی لوگو!

کس قدر طول دیدیا تم نے
بات تو مختصر سی تھی لوگو!

جس کے ناہید گیت گاتا ہے
چل کے دیکھو اُسے کبھی لوگو!

جس میں کبر و غرور ہوتا ہے

(جناب محمد صدّیق صاحب امرتسری)

جس میں کبر و غرور ہوتا ہے
اس کا دل حق سے دُور ہوتا ہے

نُورِ حق سے جو دل منوّر ہو
وہ بڑا باشعور ہوتا ہے

ہائے افسوس دَورِ حاضر میں
ہر گُنہ اور قصور ہوتا ہے

دوست رہتا ہے دوست سے بدظن
بھائی بھائی سے دُور ہوتا ہے

جس عبادت سے شیخ کا مقصد
صرف حُور و قصور ہوتا ہے

ہو وہ کتنی بھی پُر خلوص و حضور
پھر بھی اس میں فتور ہوتا ہے

سچّی توبہ کا توڑنا بھی بُرا
مجرمانہ قصور ہوتا ہے

پھر ذرا چھیڑ سازِ غم صدیقؔ
غم میں بھی اِک سرور ہوتا ہے

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر

دورہ ایران، ترکی اور یوگوسلاویہ سے کامیاب مراجعت

کے موقعہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(جناب چوہدری شبیر احمد صاحب)

سر میں تھا سودائے دیں اور دل میں اک عزمِ جواں — یوں ہوئے مرزا مبارک مرکزِ دیں سے رواں
تاکہ پھر حاصل ہو دینِ مصطفیٰؐ کو تمکنت — تاکہ پھر اس نور سے بھر جائیں یہ کون و مکاں
تاکہ پھر تشنہ لبوں تک پہنچے یہ آبِ حیات — تاکہ پھر مُردہ دلوں کو مل جائے حیاتِ جاوداں
تاکہ ہر رفعت پہ لہرائے عَلَمِ اسلام کا — تاکہ گونجیں نعرۂ تکبیر سے پھر وادیاں
شکر للہ آپ کو تائیدِ حق حاصل رہی — حافظ و ناصر رہا ہر جا خدائے مہرباں
بہرِ تبلیغِ صداقت ہو گئے سب ہم نوا — مسلمِ یوگوسلاو و فارس و سلجوقیاں
شکر ہے آنمحترم پھر آج ہیں رونق فروز — کامیاب و کامراں واپس ہمارے درمیاں

اصل میں شبّیر یہ فیضِ خلافت ہے کہ ہم
دیکھتے ہیں "انتم الاعلون" کا ہر جا نشاں

کیا آپ کو معلوم ہے؟

کہ آپ کا ادا کردہ چندہ کب ختم ہو رہا ہے؟ اِس سوال کا جواب آپ کے ریپر پر درج ہے۔ مدّتِ خریداری کے آگے جو مہینہ درج ہے اس میں آپ کے چندہ کی میعاد ختم ہوتی ہے۔ اگر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے تو براہِ مہربانی فوری طور پر ادائیگی فرمائیں۔

(مینجنگ ایڈیٹر)

مبلّغینِ اسلام کی آمد و روانگی

آمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

- مکرم سید کمال یوسف صاحب قریباً ۲½ سال تک سکینڈے نیویا میں کامیاب تبلیغِ اسلام کے بعد ۲۶ر اگست ۱۹۶۹ء کو ربوہ واپس تشریف لائے۔
- مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما تین سال تک کینیا میں خدمتِ سلسلہ بجا لانے کے بعد مع اہل و عیال ۱۵ر ستمبر کو مرکزِ سلسلہ میں واپس تشریف لے آئے
- مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب قریباً ۵ سال تک سیرالیون میں تبلیغی اور تعلیمی خدمات بجا لانے کے بعد ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب مبلغین کا مرکزِ سلسلہ میں واپس آنا ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مزید خدماتِ سلسلہ کی توفیق دیتا رہے۔ آمین

روانگی

- مکرم ڈاکٹر عمر الدین صاحب مؤرخہ ۳ر جولائی کو ربوہ سے نائیجیریا کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ وہاں پر بطور میڈیکل مشنری خدمات سرانجام دینگے۔
- مکرم قاضی نعیم الدین صاحب ۱۹ر جولائی کو اعلائے کلمۂ اسلام کی خاطر جرمنی جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے اور بخیریت منزلِ مقصود پر پہنچ گئے۔
- مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب اور مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مؤرخہ ۲۲ر جولائی کو انڈونیشیا جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ ہر دو مبلغین بخیر و عافیت جاکرتہ پہنچ گئے ہیں۔
- مکرم میجر عبدالحمید صاحب سابق مبلغ امریکہ ۵ر ستمبر کو جاپان کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ کے ذریعہ جاپان میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن نے از سرِ نو کام شروع کر دیا ہے۔
- مکرم سردار مقبول احمد صاحب ذبیح اور مکرم سید منصور احمد صاحب بشیر مؤرخہ ۱۲ر ستمبر کو سیرالیون جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے۔
- مکرم مولانا محمد صادق صاحب اور مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب انڈونیشیا جانے کے لئے ۲۴ر ستمبر کو ربوہ سے روانہ ہوئے۔

ان سب مبلغین کی روانگی کے مواقع پر اہلِ ربوہ اور بالخصوص دفاتر تحریک جدید کے کارکنان نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر جمع ہو کر اپنے مجاہد بھائیوں کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب مبلغین کو بہترین رنگ میں کلمۂ حق کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے، آمین +

تحریک جدید کی خبریں

کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے بیرونی مشنوں اور مبلغینِ کرام کی سرگرمیوں کا مختصر خاکہ پیشِ خدمت ہے۔

ڈھاکہ میں مبلغینِ اسلام کی تقاریر

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ اور مکرم مرزا محمد ادریس صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ ولوزیو ــــ انڈونیشیا جاتے ہوئے دو روز کے لئے مشرقی پاکستان میں ٹھہرے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ۲۵ جولائی کو اسلامک اکیڈمی ڈھاکہ میں ایک میٹنگ منعقد کی گئی۔ اکیڈمی کے ڈائریکٹر مسٹر ابوالہاشم خان نے اس کی صدارت کی۔ مکرم حافظ صاحب موصوف نے یورپ میں تبلیغِ اسلام کے موضوع پر اور مکرم مرزا محمد ادریس صاحب نے مشرقی افریقہ میں تبلیغِ اسلام کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔ ہر دو تقاریر بہت دلچسپ اور معلوماتی تھیں۔ حاضرین نے بڑے شوق اور توجہ سے تقاریر کو سنا۔

مبلغِ اسلام کا استقبال

تحریک جدید کے ایک گزشتہ شمارہ میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ مکرم قریشی محمد اسلم صاحب تبلیغِ اسلام کے لئے ماریشس پہنچ چکے ہیں۔ مکرم قریشی صاحب نے اپنے ایک تازہ مکتوب میں ماریشس پہنچنے اور احبابِ جماعت سے تعارف و ملاقات کی کسی قدر تفصیل درج کی ہے۔ آپ نے لکھا ہے:-

"ایئرپورٹ پر سینکڑوں کی تعداد میں احبابِ جماعت مکرم مولانا منیر صاحب کی قیادت میں استقبال کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ احباب نے عاجز کا پُرجوش اور پُرخلوص خیر مقدم کیا۔ احباب کے اندر یہ جذبۂ اخوت و محبت دیکھ کر میرا دل بے اختیار خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکا اور اس کی حمد و ثناء سے پُر ہو گیا کہ اس دنیا کے کنارہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کیسے عشاق کی جماعت پیدا فرما دی ہے کہ وہ سلسلہ کے ادنیٰ خادم کے لئے اپنے کام کاج چھوڑ کر ماریشس کے مختلف اطراف سے کھنچے چلے آئے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ایئرپورٹ سے احبابِ جماعت کا قافلہ دو بسوں اور کئی کاروں پر روزہل دارالسلام کے لئے روانہ ہوا جو ایئرپورٹ سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ راستہ میں فنکس شہر کی مسجد میں بھی چند منٹ کیلئے ٹھہرے۔ احبابِ جماعت سے ملے اور دعا کے بعد پھر روزہل کی طرف روانہ ہوئے۔

روزہل پہنچ کر نماز مغرب عشاء کی ادائیگی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد ایک مختصر سا جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ مارشیس حنیف جواہر صاحب نے خاکسار کا تعارف کرایا اور حضور کا پیغام احباب تک پہنچانے کے لئے کہا۔ چنانچہ خاکسار نے چند منٹ احباب سے خطاب کرتے ہوئے اُن تک حضور کی یہ مختصر مگر نہایت درجہ جامع نصیحت پہنچائی کہ "قرآن عظیم سے ہمیشہ ہدایت اور نور حاصل کرتے رہیں۔" اور احباب پر بالخصوص اِس امر کو واضح کیا کہ حضور ایدہ اللہ جماعت میں تعلیم قرآن کو عام کرنے کے لئے کس قدر زور دے رہے ہیں۔ بعدہٗ مکرم محترم مولانا منیر صاحب نے مختصر تقریر کرتے ہوئے احباب سے اپنی دینی اور روحانی سرگرمیوں کو مزید تیز کرنے کے لئے کہا اور نیز ہفتہ عشرہ تک ہر جگہ یا جماعت نماز تہجد ادا کرنے اور خاص طور پر جماعت کی ترقی کیلئے دعائیں کرنے کی احباب کو تلقین کی۔ چنانچہ مسجد دارالسلام روزہل میں آج تک باقاعدہ نماز تہجد باجماعت ادا کی جارہی ہے جس میں احبابِ جماعت کے علاوہ احمدی خواتین بھی باقاعدہ شریک ہوتی ہیں۔ فالحمد للہ۔"

یوگنڈا مشن کی سالانہ رپورٹ

احمدیہ مشن یوگنڈا کی سالانہ رپورٹ ۶۹-۱۹۶۸ء ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ یہ رپورٹ مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب مبلغ انچارج یوگنڈا کی تحریر کردہ ہے۔

تبلیغ

سال زیرِ رپورٹ کے آخر تک تین پاکستانی اور پانچ مقامی مبلغین مصروفِ تبلیغ رہے۔ جن کی مساعی کے نتیجے میں بفضلہ تعالیٰ انتیس ۳۹ نئے افراد جماعت میں شامل ہوئے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بذریعہ صوفی محمد اسحاق مبلغ انچارج		دس (۱۰)
" مولوی جلال الدین صاحب قمر		بارہ (۱۲)
" معلم جمعہ		دس (۱۰)
" حاجی محمد ابراہیم صاحب سیفوما		ایک (۱)

بگیری کے عربوں اور کمپالہ میں عرب سفارتخانوں کو عربی لٹریچر بھجوایا گیا۔ مبالی ٹیکنیکل سکول کی لائبریری میں ایک مسلمان کو تحریک کر کے اس کے خرچ پر سلسلہ کا لٹریچر رکھوایا گیا، متعدد لائبریریز کو رسالہ تحریک جدید اور "ریویو آف ریلیجنز" بھجوایا جاتا رہا۔

انفرادی طور پر بھی بعض احباب نے تبلیغ میں دلچسپی لی۔ ان میں چوہدری محمود احمد صاحب، ڈاکٹر لال الدین احمد صاحب، عبدالغنی صاحب ہمایوں اور سید امتیاز احمد شاہ صاحب قابلِ ذکر ہیں۔

تعلیم و تربیت

افرادِ جماعت کی تعلیم و تربیت کی خاطر خاکسار نے سروٹی، مبالی، کسمبیرا، بُوسُو، سیٹا، مساکہ، کمپالہ اور ہجیرا کے متعدد دورے کئے۔ چار خطباتِ جمعہ کسمبیرا میں، دو بُوسُو میں اور دو سروٹی میں دیئے۔ ہر ایک پاکستانی احمدی کو رسالہ "تحریک جدید" "اخبار احمدیہ" اور بعض کو "ریویو آف ریلیجنز" بھجوایا جاتا رہا۔

افریقن احمدی بھائیوں کو خاکسار دارالسلام سے

سواحیلی اخبار "ماپینزی یامونگو" منگوا کر بذریعہ ڈاک بھجوایا رہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

جنجہ میں جماعت کے دو تربیتی اجلاس ہوئے جن میں اطفال نے احمدیت سے متعلق مختلف امور پر انگریزی میں تقاریر کیں۔ خاکسار نے بھی دو مرتبہ تقریر کی۔ ایک اجلاس میں مکرم عبدالشکور بٹ صاحب نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ٹیپ شدہ پیغام احباب جماعت یوگنڈا کے نام سنایا۔

جنجہ کی احمدی مستورات نے ایک جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا۔ خاکسار اور مکرم میاں محمد حسین صاحب کھوکھر مرحوم مرد و زنماز مغرب سے عشاء تک احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے وقت دیتے رہے۔ خاکسار کی اہلیہ بھی بچوں کو قرآن مجید اور نماز پڑھاتی رہی جس کے نتیجہ میں تین بچوں نے قرآن مجید ختم کر لیا ہے۔

مال

اس عنوان کے ماتحت مبلغ انچارج صاحب نے جماعت کے چندوں وغیرہ کی آمد کا ذکر کیا ہے۔ اور احبابِ جماعت یوگنڈا سے دردمندانہ اپیل کی ہے کہ وہ چندوں کی ادائیگی میں پوری باقاعدگی اور مستعدی پیدا کریں تا خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہوں۔ (ادارہ)

اشاعت لٹریچر

زبانی تبلیغ کے علاوہ تبلیغ کا ایک اور مؤثر ذریعہ اشاعت لٹریچر ہے۔ چنانچہ سال زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل کام ہوا۔

ایک اشتہار "کیا مسیح خدا ہے؟" دس ہزار کی تعداد میں شائع کیا۔

سواحیلی کتاب "معیشہ یا مٹوے محمدؐ" تیسری بار پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کی۔ دو ہزار نسخے تنزانیہ مشن کو فروخت کئے۔

ایک اور سواحیلی کتاب Mtume Mohammad S.A.W. Katika Bibilia" خاکسار نے مرتب کر کے پہلی بار شائع کی۔

ادعیۃ القرآن سواحیلی ترجمہ کے ساتھ مرتب کیں اور اشاعت کے لئے پریس میں دی جا چکی ہیں۔

کتاب "معیشہ یا مٹوے محمدؐ" کا لوگنڈا ترجمہ بھی پریس میں دیا جا چکا ہے۔

پریس

یوگنڈا میں سب سے زیادہ اشاعت رکھنے والا انگریزی اخبار "یوگنڈا آبزرور" میں تمام اسلامی تہواروں پر صرف ہمارے مشن کی طرف سے مضامین شائع ہوتے رہے۔

مولوی محمد شفیق صاحب قیصر کی آمد پر ان کی آمد کی خبر بمع ان کی فوٹو کے شائع ہوئی۔

میاں محمد حسین صاحب کھوکھر مرحوم کی وفات پر ان کی فوٹو کے ساتھ وفات کی خبر شائع ہوئی۔

اس اخبار نے دعا کی افادیت کے متعلق ایک مضمون شائع کیا جس میں ڈاکٹر لال الدین احمد صاحب کی ایک بڑی فوٹو دیکر دعا کے متعلق ان کے یقین اور تجربہ کا بالوضاحت ذکر کیا۔

اِس اخبار میں ہفتہ وار ایک اسلامی کالم کے اجراء کی کوشش کی مگر ایڈیٹر نے اس سے اتفاق نہ کیا۔

سکول

ہمارا کمپالہ کا بشیر ہائی سکول بہت کامیابی سے چلتا رہا۔ طلبہ کی تعداد ۲۱/۲ سو کے لگ بھگ رہی۔ دو مزید احمدی ٹیچر گزشتہ سال اس کے لئے پاکستان سے آئے جن میں سے ایک تو منیر احمد صاحب منیب بی۔ ایس سی۔ بی ایڈ اور دوسرے بشیر احمد صاحب آف برمابی۔ اے بی ایڈ ہیں۔

گزشتہ سال سکول ہذا کے ۲۴ طلبہ پہلی بار سینئر کیمبرج کے امتحان میں شریک ہوئے نتیجہ بفضلہ تعالیٰ ۶۲٫۵ فی صد رہا۔

ہمارا سیٹسا کا پرائمری سکول بھی بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی کے ساتھ چلتا رہا۔ طلبہ کی تعداد تین سے پچاس تک رہی۔ اس سکول کی نئی عمارت مکمل ہو چکی ہے۔

چانجا ڑے میں مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر ایک پرائمری سکول develop کر رہے ہیں۔ اس میں ایک ٹیچر بھی رکھ کر دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ آئندہ سال یہ سکول ایک دوسری جگہ پر عمارت کی تعمیر کے بعد منتقل ہو جائے گا جس کے لئے زمین خرید کی جا چکی ہے +

مختصرات

● ۱۴ر اگست کو جماعت احمدیہ ماریشس نے یوم پیشوایانِ مذاہب کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا۔ اجلاس کی صدارت ماریشس کے وزیر اعظم سر سیوساگر رام غلام نے کی۔ ملک کے گورنر جنرل سر لیونارڈ ولیم نے بڑے شوق سے اِس تقریب میں شرکت کی۔ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے اہلِ اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی اور سیرتِ طیبہ پر مبسوط تقریر فرمائی۔ ہندو مقرر جناب جے۔ این رائے سابق ایم ایل اے نے حضرت کرشنؑ کی زندگی اور گیتا کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ پادری نوئل صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی اور تعلیمات کو بیان کیا۔ جناب وزیر اعظم مارشیس نے اپنی صدارتی تقریر میں جماعت احمدیہ کی اِس کامیاب اور مفید کوشش کو بہت سراہا۔ اخبارات میں اس تقریب کا خوب چرچا ہوا اور تصاویر شائع ہوئیں۔

● گی آنا جنوبی امریکہ میں ہمارے مبلغ مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم نے ایک ماہ تک سورینام (جنوبی امریکہ) کا دورہ کیا۔ اس ایک ماہ کے عرصہ میں آپ کو تین بار ریڈیو کے ذریعہ اور ایک مرتبہ ٹیلیویژن کے ذریعہ پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ ٹیلیویژن پر اسلام کے بارہ میں تقریر نشر کی گئی۔ دو اخبارات نے نسیم صاحب کے انٹرویو شائع کئے۔ ایک مقامی ہال میں اسلام کے موضوع پر ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ الحمد للہ یہ دورہ نہایت کامیاب رہا۔

● مورخہ ۷ر احسان کو تعلیم الاسلام ثانوی سکول کماسی غانا مغربی افریقہ کا دوسرا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت جناب ارشد علی ہائی کمشنر آف پاکستان مقیم غانا نے کی اور حکومتِ غانا کے وزیرِ مملکت نے خطبہ پڑھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر کے نام

● خان پور سے ایچ ارشد صاحب لکھتے ہیں۔ "آج ہی تحریک جدید کا تازہ شمارہ ملا۔ یوں تو سارا رسالہ معلوماتی تھا مگر "سلطان القلم" کے عنوان پر آپ کی تحریر نظر سے گزری اور اس تحریر کی وجہ سے مجھے بھی خیال آیا کہ میں بھی آپ کی خدمت میں کچھ لکھوں... کوئی بھی رسالہ اُس وقت تک زیادہ مقبول نہیں ہو سکتا جب تک اس میں کچھ مزاح اور دلچسپی کا سامان نہ ہو... میرے خیال میں اگر آپ اس طرح کا سلسلہ تحریک جدید میں جاری کر دیں تو اس طرح اسکی مقبولیت میں بے پناہ اضافہ ہوگا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

● نارووال سے عنایت اللہ احمدی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ "خاکسار کو جب رسالہ تحریک جدید ملتا ہے تو جب تک لفظ بلفظ سارا نہ پڑھ لوں تسکین نہیں ہوتی۔ پڑھتے پڑھتے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خاکسار نارووال میں نہیں ہے۔ ایسا مزا آتا ہے کہ بیرونی ممالک میں جو مبلغ ہیں ان کے لئے دعائیں ہی دعائیں نکلتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہت برکتیں عطا فرمائے۔"

● محبوب شاہ صاحب ہر چند ضلع شیخوپورہ سے لکھتے ہیں۔ "رسالہ تحریک جدید اس اکھاڑے کا آئینہ دار ہے جہاں سے اسلام کے سپاہی نورِ حق و ایمان کی طاقت سے بیرونی حملوں پر غلبہ حاصل کرنے روانہ ہوتے ہیں۔ اور ان کے کارنامے آئینہ کی طرح منعکس ہو رہے ہیں۔ اس رسالہ کی آمد کا انتظار شدت سے ہوتا ہے۔"

سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
دو اونس کی قیمت چھ روپے

قدیمی — اولین — شہرۂ آفاق
حبّ اٹھار جسٹرڈ
مکمل کورس بیس روپے

زد جام عشق.
طاقت کی لاثانی دوا
قیمت ۶۰ گولی سولہ روپے

حبّ مفید النساء
بے قاعدگی کا بہترین علاج
پانچ روپے

ہمارا اصول
● صاف ستھرے اجزاء - ● دیانتدارانہ دوا سازی -
● عمدہ پیکنگ - ● غریبانہ قیمت - ● مخلصانہ مشورہ -
اور
اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آ رہے ہیں!

نرینہ اولاد گولیاں
انعامِ خداوندی
قیمت فی کورس پندرہ روپے

حبّ مسان
سوکھے کی مجرّب دوا
تین روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز۔ چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ
— بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ —

معین الصحت
تلی، بھس خرابی جگر اور یرقان کا علاج
پانچ روپے

اچھوتے اور بے مثل
ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سٹ

اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاندی کے خوشنما برتن۔ ٹی سٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ، دی مال۔ لاہور۔ فون ۲۶۲۳ / ۵۲۶۲۳

بواسیر کی حیرت انگیز دوا "پائلز کیور"

استعمال کرنے کے بعد مکرم محترم جناب میجر نذیر احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں یہ چند سطور خود بخود لکھنے پر مجبور ہوں تاکہ دوسرے لوگ جو میری طرح بواسیر میں مبتلا ہوں کرشمۂ قدرت اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ میں بواسیر خونی سے کئی سال سے مریض تھا۔ بہت سی دوائیاں استعمال کیں مگر فائدہ نہ ہوا۔ آخر ڈاکٹر راجہ اینڈ کمپنی سے دوا خریدی۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیماری مجھے کبھی ہوئی ہی نہ تھی۔ دوائی کیا تھی گویا اس متعدی بیماری کیلئے "ایٹم بم" تھا۔" مکمل کورس ۱۰/-

تفصیلی پمفلٹ بالکل مفت!

کیو ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

دمہ کی بیماری کا ایک روزہ علاج

اس مرتبہ دمہ کی دوائی ایک دن ۲۵ اکتوبر ہفتہ کے دن کھلائی جائے گی۔ جس کے ایک ہی مرتبہ استعمال کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ پرانا دمہ ضیق النفس اور بلغمی کھانسی جڑ سے اکھڑ جاتے ہیں۔

علاج کے خواہش مند
آج ہی ایک خط لکھ کر ہدایات طلب کریں!

خادم خلق نثار احمد بنگوی ماہر معالج دمہ
شاہی چوک غلام محمد آباد۔ لائل پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید اور مؤثر دوائیں

ـــــ نور کاجل ـــــ

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے

مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں

کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید

قیمت فی شیشی۔ سوا روپیہ

ـــــ تریاق اٹھرا ـــــ

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا

کمزور رہنے کے لئے مفید عالم گولیاں۔

قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

ـــــ نورِ نظر ـــــ

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ

کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے۔

ـــــ سرمہ خورشید ـــــ

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر

امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔

قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ جسٹر ربوہ۔ فون نمبر ۳۸

دماغی امراض

مثلاً مالیخولیا۔ وہم۔ وسواس۔ جنون۔ دیوانگی۔ بے خوابی اور

کمزوریٔ دماغ کا جدید طریقہ سے کامیاب علاج!

کرشمۂ حکمت

خارش ہر قسم۔ دھدر۔ بالچر۔ چنبل۔ گنج اور لوط کا کامیاب علاج

پیٹ کے کیڑے

مثلاً کدو دانے، ملپ اور دیگر کیڑوں کا شافی علاج!

دواخانہ حکیم عبدالعزیز کھوکھر منزل، غربی چک چٹھہ

تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

تبلیغی رسالہ

الفرقان ضرور خریدیں!

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے

اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ

وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور

قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث

کی جاتی ہے۔"

سالانہ چندہ:۔ چھ روپے

ـــــ مینجر الفرقان ربوہ